

واجاب اور مقتدیوں سے حقوق کی معافی طلب کرنے کا کہا پھر فرمایا کہ مالک مکان کہہ رہا ہے کہ کرایہ کا مکان خالی کر دو اور سامنے اپنے بنگلہ میں جاؤ اسلئے میں اپنے بنگلہ میں جا رہا ہوں۔ روایات کی رو سے اگر دیکھا جائے تو ہر انسان کو موت سے قبل اس کا اخروی ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔ شاید انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے جنت میں اپنا ٹھکانہ (بنگلہ) دکھا دیا۔ سورج کے غروب ہوتے ہی ۶۳ برس کی عمر میں آپ کی زندگی کا سورج بھی غروب ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ اور حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی تعزیت: نماز جنازہ اگلے دن آپ کے برادر بزرگ

مولانا عبدالقادر حقانی نے پڑھائی۔ جس میں علاقہ اور گرد و نواح سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ خانوادہ حقانی کیساتھ آپ اور آپ کے خاندان کا جو تعلق و عقیدت کا سلسلہ تھا وہ اس بات کا متقاضی تھا کہ آپ کی نماز جنازہ میں بھرپور شرکت کی جاتی، لیکن افسوس کہ وفات کی اطلاع دیر سے موصول ہونے کی وجہ سے رسائی ممکن نہ ہو سکی۔ تاہم تیسرے روز دارالعلوم حقانیہ کا ایک نمائندہ وفد جس میں احقر کے علاوہ برادر محترم مولانا لقمان الحق مدرس دارالعلوم حقانیہ مولانا سید صاحب حسین حقانی اور مولانا افتخار الحق صدیقی شامل تھے تعزیت اور فاتحہ خوانی کے لئے مرحوم کے گاؤں تختہ گیا۔ دارالعلوم حقانیہ میں بھی مرحوم کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت و رفع درجات کی گئیں اور حتمت قرآن کئے گئے۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سفر پر ہونے کی وجہ سے ۱۹ فروری ۲۰۰۹ء کو کراچی میں ان کے قائم کردہ مدرسہ تعلیم القرآن تعزیت کے لئے تشریف لے گئے جہاں موصوف کی یاد میں منعقدہ جلسے سے خطاب فرمایا۔ دارالعلوم حقانیہ اور خانوادہ حقانی اس غم اور سانحہ میں مرحوم کے فرزندان، برادر بزرگ مولانا عبدالقادر حقانی و جملہ ورثاء کے ساتھ دل و جاں سے برابر کے شریک ہیں۔ اللہم اغفرہ

ترجمہ: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو عرض کیا گیا یا رسول اللہ بھائی اگر ظالم ہو تو اس کی کیسے مدد کریں؟ فرمایا اسے ظلم سے روکنا مدد ہے۔

بچوں کے حقوق: والدین اور دیگر مخلوقات کے ساتھ اسلام میں بچوں کے واضح حقوق متعین ہیں۔ احادیث نبویؐ کی رو سے بچوں کے حقوق خمسہ کا سراغ ملتا ہے۔ ان حقوق خمسہ میں سے تعلیم و تربیت اور بلوغت تک نان و نفقہ مہیا کرنے کی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں بچوں سے مشقت لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ والدین کی عدم موجودگی کے قریبی اعزاء اور پھر پورے اسلامی معاشرے پر عائد ہوتا ہے۔ تربیت سے متعلقہ ذمہ داریوں میں سے بچوں کے اخلاقی، ایمانی، جسمانی، روحانی اور نفسیاتی لحاظ سے بہتر و اکمل تربیت کا فریضہ والدین پر آ جاتا ہے۔ از روئے حدیث بچوں میں صنفي امتیاز کی بھی گنجائش نہیں۔ اور مزید یہ کہ حضورؐ نے مسلمان مرد کو اپنے کنبہ کا ذمہ دار قرار دیا ہے اور اس کے اہل و عیال کو اس کی رعیت گردانا ہے۔ حدیث شریف رعیت سے متعلق پوری ذمہ داری کا

مطالبہ کرتا ہے۔ (بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح)

فضلاء حقانیہ کی تالیفی، تصنیفی اور اشاعتی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، فضلاء حقانیہ کے علمی، ادبی، تحریری، تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔ علم و ادب، تحریر اور تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف، خدمات اور تصنیفات و تالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔ رابطہ ایڈریس: مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، رکن القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد نوشہرہ ----- (ادارہ)

مولانا امین الحق کستوئی حقانی

مولانا امین الحق کستوئی حقانی ضلع ژوب بلوچستان کے معروف و مشہور بزرگ پیر طریقت حضرت عبدالحق کستوئی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی، پھر ژوب اور کوئٹہ کے علماء سے مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل کی۔

درج نظامی کی تکمیل کیلئے ۱۹۷۷ء میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ کوئٹہ ٹنک تشریف لائے اور چار سال تک پڑھنے کے بعد ۱۹۸۱ء میں سپر فراغت حاصل کی۔ اس دوران آپ اپنے محبوب اساتذہ کے بہت ہی قریب رہے اور ان کی خدمت میں کوئی فروگزاشت نہیں چھوڑی۔ بالخصوص محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے ساتھ قریبی تعلق رکھا۔ شیخ الحدیث نے از خود اپنے گھر بلا کر اپنے رومال سے دستار بندی فرمائی اور دم و تعویذ کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

مولانا کستوئی کا تعلق چونکہ ایک روحانی اور خانقاہی خاندان سے ہے۔ اس لئے روحانی اصلاح، تصوف و سلوک اور خدمتِ خلق آپ کا ہدف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بذلہ نبی کا ایک ایسا ملکہ عطا فرمایا ہے کہ جب کسی محفل میں ہوتے ہیں تو تمام محفل پر چھا جاتے ہیں۔ مولانا کو اللہ نے تصنیف و تالیف کا ملکہ بھی عطا فرمایا ہے۔ خود تحریر فرماتے ہیں کہ ”میرا تصنیف و تالیف کے میدان میں آنا اُستادِ مکرم مولانا سیح الحق مدظلہ کی تشجیع و حوصلہ افزائی کی وجہ سے ہوا۔“

مولانا خود اپنے تصنیفی و تالیفی خدمات کو دارالعلوم حقانیہ اور یہاں کے اساتذہ بالخصوص شیخ الحدیث مولانا عبدالحق سی دُعاؤں کا شرف قرار دیتے ہیں۔ اب تک مولانا کے قلم سے ایک درجن سے زائد تصنیفات نکل چکی ہیں۔

۱۔ عجائب قرآن : اس کتاب میں مولانا مدظلہ نے قرآن مجید کی تفسیر، وحی کی تفسیر، وحی کی اقسام، معجزہ اور سحر میں فرق، کتاب اللہ اور کلام اللہ میں فرق، قرآن مجید کے علمی عددی اعجاز، قرآن مجید میں عجیب الفاظ

کی تحقیق، عجمی الفاظ کے معلوم کرنے کے فوائد اور اس کے علاوہ قرآن مجید کے اور بہت سے عجائب و مضامین جمع کئے ہیں۔ یہ کتاب مولانا کستوٹی نے بلوچستان کی پشتو میں لکھی تھی۔ احقر راقم الحروف نے اپنے محبوب استاد مولانا عبدالقیوم حقانی اور مولانا کستوٹی کے حکم پر پشتو اور اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اب ہمارے محترم دوست ڈاکٹر میجر (ر) مقدس اللہ صاحب انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ کسی کتاب کی مقبولیت کے یہ کافی ہے کہ ایک سال میں چار زبانوں کے ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکلیں۔ کتاب پر رسائل و جرائد کے علاوہ کونسل بلوچستان کے ریڈیو نے بھی تبصرہ کیا ہے۔ بہر حال نہایت مفید اور نافع کتاب ہے۔ علماء و طلباء اور عوام کے لئے یکساں مفید ہے۔

۲۔ فضائل و مسائل جمعہ: مولانا کستوٹی کی قلم سے سب سے پہلے یہی کتاب نکلی ہے۔ کتاب کے انتساب میں تحریر فرماتے ہیں:

گراچہ نیکان نیم خود را بہ نیکان بستہ ام در ریاضی آفرینش رفته گلدستہ ام

محدث جلیل، استاد العلماء، قائد شریعت، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ کے نام!

جو احقر کے مربی و شیخ، مرکز علم دارالعلوم حقانیہ کے بانی و مہتمم، جہاد افغانستان کے حامی و

سرپرست، تحریک نفاذ شریعت کے داعی اور اپنے وقت کے عظیم محدث تھے۔ جن کی شفقت اور

دعاؤں کی برکت سے اس گنہگار کو علم اور خدمت دین سے انتساب کی سعادت حاصل ہوئی۔

مولانا موصوف نے اپنے علمی تحقیق اور ہمہ جہتی مطالعہ اور محنت و مشقت کر کے جمعہ کے فضائل و مسائل پر

جامع کتاب لکھی۔ جس میں مولانا سراج الحق مدظلہ اور مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کی وقیع تحریرات بھی موجود ہیں۔ یہ

کتاب پہلی دفعہ مؤثر المصنفین سے شائع ہوئی اور دفعہ القاسم اکیڈمی سے چھپی۔ عام فہم، سلیس اور آسان انداز میں

علماء، طلباء اور عوام الناس کے لئے یکساں مفید ہے۔

۳۔ زاد الفقیر شرح اردو نحو میر: آج سے تقریباً تیس (۳۲) سال قبل جب مولانا مدظلہ دارالعلوم حقانیہ سے سید

فراغت حاصل کر کے گاؤں تشریف لے گئے تو انہی ایام میں مولانا نے فرصت کو غنیمت جان کر نحو میر پر ایک مبسوط شرح

لکھی، مگر تیس سال تک وہ صرف ان کی الماری کی زینت بنی رہی۔ اب بحمد اللہ دو سال قبل شائع ہوئی ہے، اور کسی مصنف

و مؤلف کے لئے یقیناً یہ خوشی کی بات ہوتی ہے کہ ان کی حیات میں ان کی قلمی کاوش منظر عام پر آ جائے اور عوام و خواص

میں مقبول بھی ہو۔ چنانچہ یہی معاملہ مولانا موصوف کے ساتھ بھی ہوا ہے۔ بڑے بڑے علماء نے اس پر تقاریض لکھے ہیں

اور رسائل و جرائد نے بھی بہت اچھے تبصرے کئے ہیں۔ مولانا عبدالقیوم حقانی کتاب کے پیش لفظ میں تحریر فرماتے ہیں:

”مولانا صاحب کا ایک خاص انداز تدریس ہے۔ اسی طرح ان کا اپنا ایک خاص انداز تصنیف بھی

ہے سمجھانے میں پد طولی رکھتے ہیں۔ ہنس کھ ہیں اور لطائف میں اور روزمرہ کے امثال میں اصل

مسئلہ سمجھا دیتے ہیں۔ زاد الفقیر اسی نوع پر مولانا کی ایک بہترین کاوش ہے۔“

یہ کتاب ۵۶۰ صفحات پر مشتمل ہے دو دفعہ القاسم اکیڈمی سے چھپی ہے، اب تیسری مرتبہ اشاعت کیلئے پھر پریس جاری ہے
۴۔ الفتح للمبین شرح مفید الطالبین: مفید الطالبین ابتدائی طلباء کو پڑھائی جاتی ہے۔ لطائف و ظرائف، واقعات و حکایات اور ضرب الامثال میں ایک بہترین تربیتی کتاب ہے۔ مولانا کستوئی نے اس کی بھی ایک جامع اور مبسوط شرح لکھی ہے۔ ہر ضرب اللیل و مقولہ کا ترجمہ، تشریح، لغوی تحقیق اور اسکے متعلق علماء کے اقوال، اشعار اور نحوی قواعد ذکر کئے ہیں۔ ۳۲۲ صفحات پر مشتمل اس شرح میں مولانا ظاہر شاہ حقانی اور مجھے بھی کام کرنے کی سعادت حاصل رہی ہے

۵۔ تذکرہ و سوانح حضرت عبدالحق کستوئی: مولانا موصوف کے والد گرامی حضرت عبدالحق نقشبندیؒ بہت بڑے بزرگ، ولی اور صاحب کشف و کرامت تھے۔ آپ کی زندگی کے حالات و واقعات اگرچہ علاقوں کے لوگوں میں معروف ہیں، مگر آئندہ نسلوں کیلئے مولانا موصوف نے ان کے زہد و تقویٰ، استغناء، علم تصوف پر مکمل عبور، عجیب و غریب واقعات اور کرامات جمع کئے ہیں، جسے پڑھ کر علمی اور روحانی نفع یقینی ہو جاتا ہے۔ مولانا ظاہر شاہ حقانی نے اس کتاب میں بھی اپنے والد کیساتھ معاون و مرتب کے طور پر کام کیا ہے۔ گویا کہ اس کتاب کے ذریعے مولانا نے اپنے والد کی شخصیت کو زندہ اور آج گر کیا۔ ۲۳۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب خانقاہ کستویہ حضرت گلے ڈوب بلوچستان سے شائع ہوئی ہے

۶۔ مسائل سلوک: علم تصوف اور سلوک و طریقت کے مسائل پر مشتمل کتاب ہے جو ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی ہے، پریس جاری ہے۔

۷۔ مخرجات کستوئی: مولانا مدظلہ کو والد گرامی حضرت عبدالحق نقشبندیؒ کے علاوہ محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے بھی بعض عملیات و تعویذات میں اجازت حاصل ہے اور اسے مولانا موصوف خدمتِ خلق کے طور پر کر رہے ہیں اور بحمد اللہ بہت سے مریض ان سے شفا یاب ہوئے ہیں۔ ان ہی عملیات و تعویذات کو یکجا کرنے کی ضرورت اشد محسوس ہو رہی تھی۔ مولانا موصوف نے کثیر مشاغل و مصروفیات کے باوجود ان کو مرتب کر دیا ہے۔

۸۔ مسجد الحرام کا تاریخی اور تحقیقی جائزہ: یہ کتاب کراچی میں مولانا موصوف کے کسی دوست نے لکھی تھی۔ جو انہوں نے مولانا کے حوالے کی۔ مولانا نے نئی ترتیب، حواشی اور و قیع مقدمہ کے ساتھ شعبہ تصنیف و تالیف خانقاہ کستویہ ڈوب سے شائع کر دی ہے۔

۹۔ تسہیل مشکلات الہدایہ: فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ کے مشکل مقامات کی تسہیل کے ساتھ مختصر مگر جامع شرح مولانا موصوف کے زیرِ ترتیب ہے، اور آخری مراحل میں ہے۔

۱۰۔ التوضیح الثانی لدلائل الاُحناف فی اصول الشاشی: مولانا مدظلہ کو خدا و قدوس نے تمام علوم و فنون میں بے مثال ملکہ عطاء فرمایا ہے، علم الاصول تو گویا ان کی گھٹی کی چھری ہے، درجہ ثالثہ میں پڑھائی جانے والی کتاب اصول